گوہرِ یکتا

ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری

عزیز القدر سید محمد ذوالکفل بخاری کے بچپن پانچ چھے سال کا مشاہدہ یہ ہے کہ وہ سنجیدہ مزاج اور سوچ وفکر والا بچہ تھا اور اس کی باتوں سے ذہانت پھوٹتی تھی۔ ان دنوں ہماری ہمشیر صاحبہ جامعہ خیر المدارس میں مقیم تھیں۔ مجلسِ احرار اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے میں زیادہ تر گھر سے باہر ہی رہا۔ میرا کبھی کبھار وہاں جانا ہوتا تھا۔ پھر میں حجازِ مقدس چلا گیا اور بارہ، تیرہ سال مدینہ منورہ میں مقیم رہا۔ اس عرصے میں دو، تین مرتبہ پاکستان آیا اور چلا گیا۔ ۱۹۹۰ء میں آخری بار پاکستان آیا تو یہیں کا ہو کر رہ گیا۔ تب ذوالکفل نوجوان تھا۔

۱۹۹۰ء سے اب تک اُس کی زندگی کے اٹھارہ برس میرے سامنے ہیں۔ علمی ماحول اُسے گھر میں ملا۔ اعلیٰ اخلاق و عادات والدین کی تعلیم وتربیت سے میں حاصل ہوئے۔ مطالعے کا ذوق بہت اعلیٰ تھا۔ بڑے شوق سے کتابیں جمع کرتا اور انھیں پڑھتا رہتا۔ میں نے تو گھر میں جب بھی دیکھا کتابوں میں گم دیکھا۔ کتابیں ہی اس کا اوڑھنا بچھونا تھیں۔ اس کے اردگرد کتابوں کے ڈھیر لگے رہتے۔ یہ ذوق اس میں بھائی جان (حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ) اور بھائی عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کی صحبتوں سے پیدا ہوا۔ اپنی والدہ ماجدہ سے تو ہمہ وقت فیض اٹھایا۔ وہ میرا بھانجا داماد بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے لکھنے پڑھنے کی بے پناہ صلاحیتیں ودیعت فرمائی تھیں۔ والدین کا فرماں بردار اور ہمارے خاندان کا صالح ترین فرد تھا۔ مکہ مکرمہ کی مٹی اُسے اپنی طرف کھینچتی تھی، وہ اس میں جذب ہوگیا۔ اور اللہ کا امر ہوگیا۔ سچی بات ہے کہ اُس کی قابلِ رشک ایمان والی موت نے ہمیں اس کے نامعلوم مقام سے آشنا کر دیا۔ ذوالکفل کی موت کے بعد اُس سے محبت کرنے والوں نے جو کچھ اس کے بارے میں لکھا اُسے پڑھ کر اس کی خوبیوں اور تعلقات کا اندازہ ہوا کہ وہ کتنا مقبول انسان تھا۔

ذوالکفل کی شہادت نے ہمارے پورے خاندان کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ خاندان کا ہر ہر فرد شدید صدمے کی کیفیت میں ہے۔ جو بہت جلدی اپنا ایک گوہرِ یکتا تھا۔ وہ سفرِ زیست مکمل کر کے بہت اعلیٰ مقام پر پہنچ گیا۔ اللہ جل شانہ اُس کے حسنات قبول فرمائے اور اُس کی قبر کو بہشت کا باغ بنائے۔ **اللھم اغفر له وارحمه و عافِهِ واعفُ عنهُ** (آمین)